بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹروول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: آزاد کر دیا، آزاد کر دیا، آزاد کر دیا		
کتاب: طلاق	باب: کنائی الفاظ	فصل:۔
فتوی نمبر: 552	تاریخ: 10 ربیع الثانی 1448ھ / 23 ستمبر 2026ء	

سؤال: شوہر نے لڑائی جھگڑے میں غصہ میں اپنی بیوی کے ماموں کو یہ کہدے کہ تیری بھانجی کو میں نے آزاد کر دیا، آزاد کر دیا، آزاد کر دیا (تین دفعہ) یہ الفاظ ادا کئے اور چوتھی دفعہ یہ کہا کہ وہ مجھ پر حرام ہے۔

تو اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوگی؟ اب یہ عورت اپنے سابقہ شوہر کے پاس کس صورت میں واپس جاسکتی ہے؟ حلالہ کی صورت میں یا تجدید نکاح کی صورت میں؟

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

واضح رہے کہ طلاق بائن کے بعد مزید طلاق بائن واقع نہیں ہوتی، نیز لفظ "میں نے اپنی بیوی کو آزاد کر دیا اور میری بیوی مجھ پر حرام ہے" ان الفاظ سے طلاق صریح بائن واقع ہوتی ہے۔

صورت مسؤلہ میں شوہر نے لڑائی جھگڑے کے دوران غصہ میں اپنی بیوی کے ماموں کو یہ کہا کہ "تیری بھانجی کو میں نے آزاد کر دیا" یہ الفاظ اس نے تین مرتبہ کہے اور پھر چوتھی مرتبہ اس نے یہ کہا کہ "وہ مجھ پر حرام ہے" تو ان الفاظ سے مذکورہ عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہو چکی ہے اور طلاق بائن کے بعد مزید طلاق بائن واقع نہیں ہوتی اس لئے بقیہ الفاظ لغو ہو جائیں گے اور ان سے مزید کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اب اس کا حکم یہ ہے کہ تجدید نکاح کے بغیر رجوع نہیں ہو سکتا۔ اور اگر عورت تجدید نکاح پر راضی نہ ہو تو اس پر زبردستی نہیں ہو سکتی، تجدید نکاح کی صورت میں گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول اور نیا مہر مقرر کرنا ضروری ہے، اور تجدید نکاح کے بعد شوہر کو دو طلاقوں کا اختیار باقی رہ جائے گا۔

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

فتاویٰ شامی میں ہے:

الْكِنَايَاتُ (لَا تَطْلُقُ بِهَا) قَضَاءً (إلَّا بِنِيَّةٍ أَوْ دَلَالَةِ الْحَالِ) وَهِيَ حَالَةُ مُذَاكَرَةِ الطَّلَاقِ أَوْ الْغَضَبِ

(کتاب الطلاق، باب الکنایات 3/298 ط سعید)

(الصَّرِيحُ يَلْحَقُ الصَّرِيحَ وَ) يَلْحَقُ (الْبَائِنُ) بِشَرْطِ الْعِدَّةِ (وَالْبَائِنُ يَلْحَقُ الصَّرِيحَ) الصَّرِيحُ مَا لَا يَحْتَاجُ إلَى نِيَّةٍ بَائِنًا كَانَ الْوَاقِعُ بِهِ أَوْ رَجْعِيًّا فَتْحٌ....... (لَا) يَلْحَقُ الْبَائِنُ (الْبَائِنَ)

"(قوله: لايلحق البائن البائن) المراد بالبائن الذي لايلحق هو ما كان بلفظ الكناية؛ لأنه هو الذي ليس ظاهراً في إنشاء الطلاق، كذا في الفتح. وقيد بقوله: الذي لايلحق إشارة إلى أن البائن الموقع أولاً أعم من كونه بلفظ الكناية أو بلفظ الصريح المفيد للبينونة كالطلاق على مال وحينئذٍ فيكون المراد بالصريح في الجملة الثانية أعني قولهم: والبائن يلحق الصريح لا البائن هو الصريح الرجعي فقط دون الصريح البائن ... ومنها ما في الكافي للحاكم الشهيد الذي هو جمع كلام محمد في كتبه ظاهر الرواية حيث قال: وإذا طلقها تطليقةً بائنةً ثم قال لها في عدتها: أنت علي حرام أو خلية أو برية أو بائن أو بتة أو شبه ذلك وهو يريد به الطلاق لم يقع عليها شيء؛ لأنه صادق في قوله: هي علي حرام وهي مني بائن اهـ أي لأنه يمكن جعل الثاني خبراً عن الأول، وظاهر قوله: طلقها تطليقةً بائنةً أن المراد به الصريح البائن بقرينة مقابلته له بألفاظ الكناية، تأمل". (كتاب الطلاق، باب الكنايات ٣/ ٣٠٧ و ٣٠٨ ط: سعيد)

(کتاب الطلاق، باب الکنایات 3/ 306،308 ط سعید)

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاویٰ میں ہے:

اگر واقعۃً مذکورہ شخص نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ یہ کہا ہے "میں نے تم کو آزاد کیا"، اور پھر کہا کہ: "ماں باپ کے گھر چلی جاؤ" تو اس سے اس کی بیوی پر ایک طلاقِ بائن واقع ہوگئی ہے، نکاح ختم ہو چکا ہے، اب اگر فریقین باہمی رضامندی سے دوبارہ ساتھ رہنا چاہیں تو گواہوں کی موجودگی میں نئے مہر کے ساتھ تجدیدِ نکاح کرنا ضروری ہے، البتہ آئندہ کے لیے صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہے گا۔

(بیوی کو لفظ آزاد تین مرتبہ کہنا فتویٰ نمبر: 144012201393)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی